نکاح کے فوائد

(فرمودہ ۲۶- اپریل ۱۹۲۲ء)

بتاریخ ۲۶- اپریل ۱۹۲۲ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے عطاء اللہ ولد مولوی محمد عبداللہ صاحب احمدی ملازم نہر مردان کا نکاح فاطمہ بنت فضل دین صاحب احمدی سب اوور سیئر ملٹری ورکس ضلع پشاور سے ایک سو روپیہ مہر پر پڑھا۔ لے

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا :

انسانی تعلقات کی بنیاد نکاح پر ہی ہوتی ہے۔ جس قدر رشتے ہیں ان کا سبب نکاح ہے۔ ماں باپ، میاں بیوی نکاح کا نتیجہ ہیں۔ چچا، پھوپھی، خالو یہ نکاح کا نتیجہ ہیں۔ ساس خسر بھی نکاح کے بعد ہوتے ہیں۔ غرض کوئی رشتہ نہیں جو بغیر نکاح کے ہو۔ بظاہر تو یہ بات ہے کہ نکاح والے رشتے چند ہوتے ہیں ورنہ اصل میں نکاح مرکزی نقطہ ہے جس کے گرد تمام چیزیں گھومتی ہیں بڑا تعلق محبت کا ہے اور وہ رشتہ سے تعلق رکھتی ہے اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ اگر دنیا رہنے کے قابل ہے تو نکاح ہی کی بدولت اور اگر دنیا کا کارخانہ چلتا ہے تو نکاح پر چلتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نکاح کوئی معمولی بات نہیں بلکہ دنیا نکاح کے اردگرد گھوم رہی ہے۔ تمام خواہشات میں بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ رشتہ داروں کو سکھ پہنچایا جائے۔ اگر عزت کی خواہش ہے۔ مال اور دولت اور رتبہ کی خواہش ہے وہ سب رشتہ داروں کے لئے۔ اگر کسی کے اولاد نہ ہو تو وہ غمگین ہے۔ تمام عزتیں اور دولتیں ہیچ ہیں۔ گویا جس طرح روحانی زندگی کا محور خدا تعالیٰ کی ذات ہے اسی طرح دنیاوی زندگی کا محور نکاح ہے۔ راحت اس میں ہے، عزت اس کے لئے

ہے۔ اگر رشتہ داریوں کو جدا کر دیا جائے تو کوئی شخص دنیا میں رہنا پسند نہیں کرے گا اگر کسی شخص کو کہا جائے کہ ہم تمہیں سب کچھ دیں گے اور تمہیں ہر قسم کی راحت پہنچائیں گے اور تمہاری ہر ایک خواہش پوری کریں گے اگر تو اس بات کو منظور کرے کہ تیری تمام رشتہ داریاں منقطع کر دی جائیں تو وہ شخص ان راحتوں اور آراموں کو اس قربانی کے مقابلہ میں لعنت سمجھے گا۔

تو نکاح بہت اہم بات ہے مگر لوگ بالعموم اس کی اہمیت پر غور نہیں کرتے اور محدود اغراض اس کی سمجھتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے کہ لوگ کہا کرتے ہیں کہ نکاح اس لئے کرتے ہیں کہ گھر میں کوئی روٹی پکانے والا نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ اغراض نکاح میں سے کوئی غرض نہیں غرض تو ہے مگر بہت ادنیٰ ہے۔ اس لئے جو شخص اس کو بڑی غرض بناتا ہے وہ ان بڑی اغراض کے حصول سے محروم رہ جاتا ہے جو نکاح کی ہیں۔ کیونکہ روٹی تو انسان ملازم سے پکوا سکتا ہے کلب میں کھا سکتا ہے۔ مگر نکاح کی اور اغراض ہیں جو اسی سے پوری ہو سکتی ہیں۔ لوگوں کے اس خیال سے ظاہر ہے کہ وہ اتنے بڑے اہم معاملہ کو ادنیٰ درجہ کا خیال کرتے ہیں اور اسی لئے وہ ان فوائد کو بھی حاصل نہیں کر سکتے جو نکاح کے اندر مخفی ہیں کیونکہ قاعدہ ہے کہ جو شخص کسی چیز کی اہمیت سے ناواقف ہے وہ اس کے فوائد کو حاصل بھی نہیں کر سکتا۔ مثلاً یہی چائے جو ہندوستان میں پیدا ہوتی ہے لوگ اس سے ناواقف تھے۔ انہوں نے اس کی طرف توجہ نہ کی اس کا پودا پیدا ہوتا تھا اور جنگل میں ہی سوکھ جاتا تھا۔ انگریزوں نے چینیوں کے ساتھ تجارت میں اس کے فوائد اور اس کی اہمیت کو سمجھا اور فوراً ان علاقہ جات کو سستے داموں خرید لیا جہاں چائے پیدا ہوتی ہے۔ اب تمام ہندوستان میں چائے کے باغات انگریزوں کے ہیں۔ انہوں نے زبردستی نہیں لئے قیمت سے لئے ہیں۔ ہاں اپنے علم سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اب اسی چائے سے بیس کروڑ روپیہ سالانہ انگریز ہندوستان میں کماتے ہیں۔ انگریز ہندوستان سے روپیہ لیتے ہیں مگر حکومت کے ذریعہ نہیں۔ ایسے ہی ذرائع سے۔ پھر ہندوستان میں بانس ہوتا تھا ہندوستانی صرف بانس کی غرض یہ سمجھتے تھے کہ کاٹا اور ڈنڈا بنا لیا اس لئے بانس کے جنگلات ان کے لئے بے سود تھے۔ مگر انگریزوں نے اس کے فوائد کو سمجھا اور اس کے لاکھوں کروڑوں روپیہ کے کاغذ بنا ڈالے۔ اسی طرح لوگ نکاح کی اہمیت سے بھی بے خبر ہیں اور اس لئے اس کے فوائد سے بھی بے خبر ہیں۔ میں جن دنوں بمبئی گیا تھا وہاں ایک واقعہ پیش

آیا۔ ایک سوداگر کی جیب سے جواہرات کی پڑیا گر گئی ایک بچہ کو ملی اس نے معمولی شیشہ خیال کرکے پیسہ کے چار چار بیچ ڈالے۔ لڑکے آپس میں گولیاں کھیلتے ہیں۔ ایک شخص نے اپنے بچے کے پاس دیکھا تو پہچانا۔ کسی دکاندار کے پاس لے گیا اس نے بڑی قیمت بتائی جس کے جواہرات تھے اس نے پولیس میں اطلاع کردی۔ اس شخص سے جس کے بچہ کے قبضہ میں ہیرا تھا پوچھا گیا۔ اس نے سب حال بتایا۔ آخر سراغ لگا کہ لڑکوں کو پڑیا ملی تھی۔ اب دیکھو کہ ان بچوں کو صرف یہ معلوم تھا کہ یہ شیشے ہیں ان سے کھیلنا چاہئے۔ اگر ان کو اس کی اہمیت معلوم ہوتی تو وہ پیسہ کے چار چار نہ بیچتے۔

یہی حال نکاح کا ہے انسان کی زندگی اگر باامن ہو سکتی ہے تو نکاح سے۔ اگر اس کو اس کی اہمیت کا علم ہو تو اس سے بڑے بڑے فوائد حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اس کے متعلق فرماتا ہے :

يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَّ نِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۝ [2]

اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تم کو ایک جوڑے سے پیدا کیا۔ اور پھر کس قدر جوڑوں کو پھیلا دیا۔ مرد بنائے، عورتیں بنائیں کیا یہ اتنا بڑا کارخانہ لغو ہے۔ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا۔ وہ تم پر نگہبانی کر رہا ہے۔ شریعت بھیجی۔ انبیاء بھیجے تاکہ تمہاری زندگیاں پرامن ہوں۔ پس یہ کارخانہ لغو نہیں۔ اس کی اہمیت کا خیال کرو۔ اور وہ فوائد اٹھاؤ جو اس کے اندر ہیں۔ مگر بہت ہیں جو اس کی اہمیت سے بے خبر ہیں۔ اور بہت ہیں جو جانتے تو ہیں مگر وہ فوائد حاصل نہیں کر سکتے۔

(الفضل ۱۰۔ اگست ۱۹۲۲ء صفحہ ۶)

[1] الفضل ۱۵۔ مئی ۱۹۲۲ء صفحہ ۲

[2] النساء : ۲